اردو شاعری میں وطن پرستی

از

ڈاکٹر قائد علی خاں

صدر شعبۂ اردو،ایس ۔پی۔سی۔جی۔سی۔

اجمیر (راجستھان)

ہندوستان کی قومی زبانوں میں اردو ہی وہ واحد زبان ہے جس نے ایک سیکولر ملک کی خاطرخواہ پذیرائی کی اور اس کی فلاح و بہبودگی میں نمایاں رول ادا کیا۔اردو نہ صرف ایک زبان ہے بلکہ ہندوستانی مشترکہ تہذیب کی علامت ،گنگا جمنی تہذیب و معاشرت کی علمبردار اور ہندوستانی اتحاد و مساوات کی ترجمان ہے چنانچہ ہندوستان کی تاریخ میں اردو زبان کی خدمات کو ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جاتا رہے گا۔

اس میں شک نہیں کہ شاعری انسانی جذبات و احساسات کی آئینہ دار ہے وہ اپنے ماحول سے اثر انداز ہو کر انسانی اقدار کی عکاسی کرتی ہے۔ تاہم اردو شاعری بھی اپنے عصری ماحول سے متاثر رہی اور اُس نے ہر دور اور ہر ضرورت میں اپنی ذمہ داری اور تقاضوں کو بخوبی ادا کیا ہے۔اس میں نہ صرف حسن و عشق کی حکایتیں ،گل و بلبل کی داستانیں ،شمع و پروانوں کے قصّے اور تفریح و تفنن کی باتیں ہیں بلکہ اس نے اپنے ملک کی سیاسی ،تہذیبی اور ثقافتی تقاضوں کو بھی بحسن و خوبی پورا کیا ہے۔چنانچہ اردو شاعری میں اتحاد و مساوات کا پیغام ،وطن پرستی کے جوہر ،شانِ وطن کے ترانے حبّ الوطنی کے جذبات سے سرشار گیت وغیرہ کثرت سے ملتے ہیں۔

اردو شاعری میں ایسے سیکڑوں ہزاروں شاعر ہیں جنھوں نے اپنے محبوب وطن ہندوستان کی عظمت و رفعت میں ایسے دلکش اور جذبات آمیز ترانے و گیت گائے ہیں جن میں اپنے ملک سے والہانہ محبت و عقیدت اور

وطن پرستی کے جذبات ظاہر ہوتے ہیں ۔ایسے وطن پرست شعراء میں علامہ اقبؔال کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے جنہوں نے ایک ایسا شاہکار ترانہ ہندوستان کی عظمت و بزرگی میں گایا جس کا آج تک ثانی نہیں ہے

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

یہ ترانہ آج بھی ہر ہندوستانی بڑے ناز سے گاکر اپنے وطن کی عظمت کو چار چاند لگا تا ہے۔

اسی طرح اردو کے مایۂ نازشاعربرج نرائن چکبؔست جنہوں نے اپنے وطن کی شان و توقیر میں بڑی خوبصورت اور حبّ الوطنی کے جذبات سے سرشار نظمیں کہی ہیں جو اُن کو ایک سچا وطن پرست ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔"خاکِ ہند" نظم میں چکبؔست کے دلی جذبات کی تصویر ملاحظہ کیجیے -:

اے خاکِ ہند تری عظمت میں کیا گماں ہےٍ دریائے فیض قدرت تیرے لئے رواں ہے

تیری جبیں سے نورِ حسن ِ ازل عیاں ہے اللہ رے زیب و زینت کیا اوج و غروشاں ہے

ہر صبح ہے یہ خدمت خور شید پر ضیا کی

کرنوں سے گوند ھتا ہے چوٹی ہمالیا کی

اسی نظم کے دوسرے بند میں چکبّست ہندوستان کی پارینہ عظمتوں کا اعادہ کرتے ہوئے کہتے ہیں ؂

گوؔتم نے آبرو دی اس معبدِ کہن کو   سرؔمد نےاس زمیں پر صدقے کیا وطن کو

اکؔبر نے جامِ الفت بخشا اس انجمن کو   سینچا لہو سے اپنے راؔنا نے اس چمن کو

سب سوربیر اپنے اس خاک میں نہاں ہیں

ٹوٹے ہوئے کھنڈر ہیں یا اُن کی ہڈیاں ہیں

اردو شاعری میں مولانا حالؔی ایک امتیازی حیثیت کے حامل ہیں جو اردو میں ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں وہ بہترین شاعر بھی ہیں۔ آپ کی بہت سی نظمیں وطن پرستی ،اتحاد و اُخوت کا پیغام دیتی ہیں۔مولانااپنے ہم وطنوں کو متحد رہ کر ملک کی کامرانی اور سر بلندی میں کوشاں رہنے کی اپیل کرتے ہیں اور ساتھ ہی تمام مذاہب کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھنے کی تلقین بھی کرتے ہیں ؂مثلاً

تم اگر چاہتے ہو ملک کی خیر   نہ کسی ہم وطن کو سمجھو غیر

ہو مسلمان اس میں یا ہندو   بودھ مذہب ہو یا کوئی ہو برہمو

سب کو میٹھی نگاہ سے دیکھو   سمجھو آنکھ کی پتلیاںسب کو

ملک میں امن و آشتی ہو، باہمی محبت و یگانگت کا بول بالا ہو،آپسی رواداری ہو اور ایک دوسرے پر ایثار و قربانی کے جذبات ہوں تبھی ملک ترقی کی راہوں پر گامزن ہو سکتا ہے۔چنانچہ ہندوستانی اقوام کو بیدار کرنے اور انہیں امن و سلامتی کا پیغام دے کر اردو شعرا نے اپنے وطن پرست ہونے

کا ثبوت دیا ہے۔ ان میں اکبرالِہ آبادی بھی ممتاز حیثیت رکھتے ہیں جو ایک جگہ ہندو اور مسلمانوں کو باہمی میل ملاپ کی نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

کہتا ہوں میں ہندو و مسلماں سے یہی اپنی اپنی روشنی پہ تم نیک رہو

لاٹھی ہے ہوائے دہر پانی بن جاؤ موجوں کی طرح لڑو مگر ایک رہو

اسی پیغام کو ڈاکٹر اقبّال نے ایک ہی شعر میں کس طرح پیش کیا ہے ذرا ملاحظہ کیجیے:۔

فرد قایم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اوربیرونِ دریا کچھ نہیں

اردو شاعری میں اسماعیل میرٹھی اپنی مخصوص طرز کے لیے جانے جاتے ہیں اور اُن کی تمام تر نظمیں ہندوستانی بچّوں کی اصلاح پر مبنی ہیں۔آپ کی نظموں میں وطنیت کا رنگ بھی جلوہ گر ہوتا ہے۔ ایک نظم میں سادہ اور سلیس انداز میں ہندوستان کی عظمت اور سلامتی کادرس دیتے ہوئے کہتے ہیں ؎

پرچمِ اقبال ہے اس کا بلند دولت و حشمت کا رواں ہے سمند

دھاک ہے تا چین و خطا یا رقند ہندو کو ہو کس لئے خوفِ گزند

قیصرۃالہند سلامت رہے

سید انور حسین آرزو لکھنوی نے ایک قومی گیت میں سرزمین ہند کی رفعت و بلندی کو سلام کیا ہے اور مادرِ ہند سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کس طرح کیا ہے۔ملاحظہ ہو ؎

اے ماں ، اے ماں تجھ کو سلام، بھارت ماتا کو پرنام

تو تو کیسی پیاری ماں ہے سب ماؤں سے اچھی ماں ہے

لاڈ اٹھانے والی ماں ہے اپنی ماں ہے اپنی ماں ہے

ماتا کو پرنام ، اے ماں، اے ماں تجھ کو سلام

ہندو مسلم گورے کالے پریم کی دارو کے متوالے

سب ہیں تیری گود کے پالے سب ہیں بات پہ مرنے والے

ماتا کو پرنام، اے ماں، اے ماں تجھ کو سلام

اپنے ملک سے محبت کے اسی طرح کے جذبات حامداللہ افؔسر کی نظم "وطن کا راگ" میں موجزن نظر آتے ہیں ؎

ہندو ہیں یا مسلم ہیں یا سکھ ہیں یا عیسائی ہیں

پریم نے سب کو ایک کیا ہےپریم کے ہم شیدائی ہیں

بھارت نام کے عاشق ہیں ہم بھارت کےسودائی ہیں

بھارت پیارا دیش ہماراسب دیشوں سے نیارا ہے

آنند نرائن ملاؔ بھی بادۂعشقِ وطن کے متوالے تھے جنہوں نے ہندوستان سے محبت کے خواب دیکھے اور دکھائے۔مثلاً ؎

وطن کا ذرّہ ذرّہ ہم کو اپنی جان سے پیارا ہے

نہ ہم مذہب سمجھتے ہیں نہ ہم ملت سمجھتے ہیں

غلامی اور آزادی اتنا جانتے ہیں ہم

نہ ہم دوزخ سمجھتے ہیں نہ ہم جنت سمجھتے ہیں

ڈاکٹر کامل قریشی کی نظم "اے میرے ہندوستان" ایک سچے محبِ وطن کا خواب نظر آتی ہے اور جس کا ہر شعر وطن پرستی کے جذبات سے مملو ہے ہے

اے میرے جانِ جگر،جانِ نظر،روحِ رواں

گلشنِ فردوس ، گلزارِ جناں، جنتِ نشاں

اے میرے ہندوستاں، ہندوستاں،ہندوستاں

ہندو مسلم سکھ عیسائی ہیں دیوانے ترے

تو ہے اک شمع حسیں یہ سب ہیں پروانے ترے

تو ہزاروں رنگ کے پھولوں کا ہے گلستاں

اے مرے ہندوستاں ،ہندوستاں ،ہندوستاں

ایک عرصہ دراز تک ہندوستان غیروں کی دست و نگاہ میں رہا لیکن ہندوستانیوں کو غلامی میں رہنا کبھی گوارا نہ ہوا چنانچہ انقلابات پیدا ہوئے اور حصولِ آزادی کے لئے وطن کے جاں نثاروں نے ہزاروں صعبتوں سہ کر، شہادتیں دے کر ایک دن حریت کا خواب پورا کیا اور آزادی کا جشن منایا ہے

گلشنِ ہند میں ہر غنچہ و گل شاد ہے آج

شکر صد شکر کہ اپنا وطن آزاد ہے آج

حصولِ آزادی کے لئے محبانِ وطن نے زورِ بازو کے ساتھ ساتھ زورِ قلم کوآلۂجہادبنایا ۔ ان میں اردو شعراء نے بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا لہٰذا اپنی

نظموں اور نغموں میں روشنائی کی جگہ خونِ دل استعمال کیا اور آزادی کے متوالوں کو وہ جوش و خروش ،ولولہ انگیز یاں ، ہمّت و حوصلہ عطا کیا جس کے نتیجہ میں مادرِ ہند کو غلامی کی بیڑیوں سے رہائی حاصل ہوئی۔

اس ضمن میں انوپ چند آفتّاب کا ذکر نا گزیر ہے جو تحریک آزادی میں پیش پیش رہے اور جن کے ترانے حلقۂ مجاہدینِ آزادی میں ہمیشہ گائے جاتے رہے اور جنھوں نے زندگی بھر اپنے کلام میں وطن پرستی کی چنگاریاں بکھیر یں۔ آفتّاب کے چند شعر بطور خاص ملاحظہ کیجیے ؎

سرفروشانِ وطن کا یہ خیال اچھا ہے ملک کی راہ میں مزے کا مآل اچھا ہے

اپنے مطلب کے لئے ملک کا دشمن جو بنے ایسے کمبخت کا دنیا میں زوال اچھا ہے

جو سبزعشق ِ وطن کا چمن نہیں رہتا وطن وطن بھی اگر ہے وطن نہیں رہتا

اس غلامی پر نہ کیوں ہم موت کو ترجیح دیں شوقِ آزادی ازل سے اپنے آب و گل میں ہے

جس کی گرمی سے پگھل جائیں گےدل پتھر کے بھی آگ و ہ عشقِ وطن کی دل میں سلگا ئیں گے ہم

مرحبا ! صد مرحبا ! اے مادرِ ہندوستاں ترے جاں بازوں کی شہرت غیر کی محفل میں ہے

حصول ِ آزادی کے بعد آزادی کو قایم رکھنا ضروری تھا اور آزادی کی قدر اپنے ہم وطنوں کے دلوں میں جگاتے ہوئے مولانا حآلی کہتے ہیں ؎

ایک ہند ی نے کہا حاصل ہےآزادی جنہیں قدر داں اُن سے بہت بڑھ کرہیں آزادی کے ہم

ہم غیروں کے سدا محکوم رہتے آئے ہیں قدر آزادی کی جتنی ہم سے ہو اتنی ہے کم

ِ یا

بیٹھے بے فکر کیا ہو ہم وطنو اٹھو اہلِ وطن کے دوست بنو

"جشنِ آزادی" نظم میں ڈاکٹر کامل قریشی نے آزاد وطن پر مٹ جانے کی تمنّا کا اظہار اس طرح کیا ہے ؎

دوستو! آؤ چلو مل کے کوئی کام کریں
ہند کا سارے زمانے میں بڑا نام کریں
امن کے واسطے آمادۂپکار رہیں
عظمتِ ہند پر مٹ جانے کو تیار رہیں

الغرض ہندوستان کی تاریخ میں اردو کے ان وطن پرستوں کو ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا جنہوں نے اپنے زورِ قلم سے اپنے وطنِ عزیز کی خدمات انجام دیں اور جن کی کوششوں کے سبب ہندوستان کو نہ صرف آزادی ملی بلکہ دنیا میں سرخروئی اور سربراہی بھی حاصل ہوئی۔اپنی بات کے آخر میں اردو کے مایۂ قدر ادیب و شاعر پروفیسر جگّن ناتھ آزؔاد کا یہ پیغام نقل کرتا ہوں جس میں سلامتیِ آزادی کی بات اپنے دیش واسیو ں سے کہی گئی ہے ؎

اک نیا ماحول اک تازہ سماں پیدا کریں
دوستو ! آؤ محبت کی زباں پیدا کریں
ہو سکے تو اندازۂگلستاں پیدا کریں
اپنے ہاتھوں سے نہ پھر دورِ خزاں پیدا کریں